تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

نماز میں صرف اللہ اکبر کہہ کر داخل ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ ہمیشہ اللہ اکبر سے نماز میں داخل ہوتے تھے۔

❁ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ.

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو قبلہ رُخ ہوتے، رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔''

(سنن ابن ماجه: 803، وسندهٔ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۸۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۶۵) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا نَصٌّ صَرِيحٌ وَحَدِيثٌ صَحِيحٌ فِي تَعْيِينِ لَفْظِ التَّكْبِيرِ.

''اللہ اکبر کے تعین میں یہ واضح نص اور صحیح حدیث ہے۔''

(تفسير القُرطبي :176/1)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ.

''رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر سے کرتے تھے۔''

(صحيح مسلم : 498)

۞ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهَا لَا تَنْعَقِدُ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ .

''یہ دلیل ہے کہ نماز اللہ اکبر کے ساتھ ہی منعقد ہوتی ہے۔''

(كشف المشكل : 415/4)

۞ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ .

''جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں، تو اللہ اکبر کہیں۔''

(صحيح البخاري : 757، صحيح مسلم : 397)

۞ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمْرٌ مِنْهُ بِأَنْ يَفْتَتِحَ صَلَاتَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَأَمْرُهُ عَلَى الْوُجُوبِ .

''نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ نماز کا آغاز اللہ اکبر سے کرے۔ یہ حکم وجوبی ہے۔''

(أعلام الحديث :496/1)

۞ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي . ''میری طرح نماز پڑھیں۔''

(صحيح البخاري :631)

اس حدیث کی رو سے ہر نمازی پر فرض ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ اکبر کہے۔

۞ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يُرْوَ عَنْهُ قَطُّ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ وَلَا فِي التَّسْلِيمِ غَيْرَ لَفْظَيْنِ مُعَيَّنَيْنِ وَهُمَا : اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

''نبی کریم ﷺ سے ایسا قطعاً ثابت نہیں کہ آپ نے تکبیر تحریمہ یا سلام میں ان معین الفاظ کے علاوہ کوئی لفظ ادا کیا ہو، یہ الفاظ اللہ اکبر اور السلام علیکم ہیں۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 22/2)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ، وَانْقِضَاؤُهَا التَّسْلِيمُ .

''وضو نماز کی چابی ہے، نماز کا آغاز اللہ اکبر سے اور اختتام سلام سے ہی ہوتا ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 16/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس اثر کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(السّنن الكبرىٰ : 174/2)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ : إِنَّ تَحْرِيمَ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ، وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ .

''اہل علم صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ نماز کا آغاز اللہ اکبر سے ہوتا ہے۔''اللہ اکبر'' کے بغیر انسان نماز میں داخل نہیں ہوتا۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 238)

❁ سعید بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَهَر بِالتَّكْبِيرِ حِينَ افْتَتَحَ، وَحِينَ رَكَعَ، وَبَعْدَ أَنْ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ .

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کرتے اور رکوع کو جاتے وقت اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد (سجدے کو جاتے ہوئے بھی) بلند آواز سے اللہ اکبر کہا۔''

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 18/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام :350/1)

❁ امام عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهٖ .

''اگر کوئی شخص نماز کو اللہ تعالیٰ کے ستر ناموں سے بھی شروع کرے، مگر اللہ اکبر نہ کہے، تو اسے کفایت نہیں کرے گا۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 238، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ : التَّكْبِيرُ، يَقْتَضِي اخْتِصَاصَ إِحْرَامِ الصَّلَاةِ بِالتَّكْبِيرِ، دُونَ غَيْرِهٖ مِنْ صِفَاتِ تَعْظِيمِ اللّٰهِ وَجَلَالِهٖ، وَهُوَ تَخْصِيصٌ لِّعُمُومِ

قَوْلِهِ : ﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ فَخُصَّ التَّكبِيرُ بِالسُّنَّة مِنَ الذِّكْرِ الْمُطْلَقِ فِي الْقُرْآنِ، لَا سِيَّمَا وَقَدِ اتَّصَلَ فِي ذٰلِكَ فِعْلُهٗ بِقَوْلِهٖ، فَكَانَ يُكَبِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ.

''لفظ تکبیر کا تقاضا ہے کہ نماز کی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کے ساتھ خاص ہے، نہ کہ اللہ کی تعظیم وجلال پر مبنی دیگر صفات۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس عمومی فرمان کی تخصیص ہے: ﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ ''اللہ کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔'' قرآن میں موجود مطلق ذکر سے سنت کے ساتھ اللہ اکبر کی تخصیص کر دی گئی، خصوصا جب قولی حدیث کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا فعل بھی مل جائے، کیونکہ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔''

(المَسالك : 343/2، عارضة الأحوذي : 17/1)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ النُّعْمَانُ : إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَقَرَأَ بِهَا وَهُوَ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ يُجْزِيهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَا يُجْزِءُ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ خِلَافُ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ، وَخِلَافُ مَا عَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهٗ، وَخِلَافُ جَمَاعَاتِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَافَقَهٗ عَلٰى مَا قَالَ.

''نعمان بن ثابت (ابوحنیفہ) رحمہ اللہ نے کہا: اگر کوئی شخص عربی جاننے کے باوجود فارسی میں نماز شروع کرے اور فارسی میں ہی قرأت کرے، تو اُسے کفایت کرے گا۔ امام ابوبکر (ابن منذر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کفایت نہیں

کرے گا، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے اور اس کے بھی خلاف ہے، جو نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے، نیز مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہے، ہمارے علم کے مطابق اس مسئلہ میں کسی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت نہیں کی۔''

(الإشراف علی مَذاهب العلماء : 8/2)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے:

بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ، وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ.

''اللہ اکبر کے وجوب اور نماز کے آغاز کا بیان۔''

(صحيح البخاري، قبل الحديث : 732)

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

مَقْصُودُ الْبُخَارِيِّ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تُفْتَتَحُ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ، وَلَا تَنْعَقِدُ بِدُونِهٖ.

''امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ نماز اللہ اکبر سے ہی شروع ہوتی ہے اور اس کے بغیر منعقد نہیں ہوتی۔''

(فتح الباري لابن رجب : 310/6)

تنبیہ:

❁ ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

سُئِلَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْأَنْبِيَاءُ يَسْتَفْتِحُونَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : بِالتَّوْحِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ.

''آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ انبیائے کرام علیہم السلام نماز کا آغاز کس سے کرتے

تھے،فرمایا:توحید(پر مبنی کلمات)،سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2463، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت سے استدلال درست نہیں۔

① ابوالعالیہ رحمہ اللہ تابعی ہیں، وہ کیسے انبیائے کرام کے احوال کی خبر دے سکتے ہیں؟ یقیناً انہوں نے اسرائیلی کتب میں پڑھا ہوگا، یا ان کے علما سے سنا ہوگا۔ اسرائیلی روایات کے متعلق حکم ہے کہ نہ ان کی تصدیق کریں اور نہ تکذیب۔ واللہ اعلم!

② ہمیں نبی کریم ﷺ کی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو چکا کہ آپ ﷺ نماز کا آغاز اللہ اکبر سے کرتے تھے، تو ہمیں بھی اللہ اکبر کے ساتھ نماز شروع کرنی چاہیے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

(التّجريد للقدوري : 1992)

جھوٹی روایت ہے۔

الحاصل:

اللہ اکبر کے بغیر نماز میں داخل نہیں ہوا جا سکتا۔